اخبار نور افشاں لودیانہ

قیمت اخبار
سالانہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نور حق کا نور افشاں اور انکھ کو روشن ہو تیری سیاہی دل کی [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] دنیا میں ہر ایک شخص [illegible]

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی۔

نمبر ۲۴ مطبوعہ ۱۳ جون سنہ ۱۸۸۹ع بروز پنجشنبہ جلد ۱۷

نور افشاں

مطبوعہ ۱۳ جون سنہ ۱۸۸۹ع بروز پنجشنبہ

آریا۔ قوم و ملک کو اُلٹا نقصان پہنچا رہے ہیں

ہمعصر آریہ گزٹ فیروزپور مطبوعہ یکم جون سنہ ۱۸۸۹ع میں حالانکہ وہ آریوں کا ہی پرچہ ہو آریوں کے برخلاف ذیل کی عبارت لکھتا ہو کہ "آریا سماج گوجرانوالہ۔ راولپنڈی۔ ملتان اور گھنیانہ وغیرہ مقامات سے ہمارے پاس آریا لوگوں کے چال چلن کی شکایات آئی ہیں۔ جہانتک اس معاملہ میں ہمیں ذاتی واقفیت ہو نیک نیتی سے ہم یہہ ہی کہہ سکتے ہیں کہ واقعی ممبران آریا سماج سے بعض آریا اصحاب کا چلن سماج کے اصولوں سے بالکل پھرا ہوا ہی۔ اور یہہ ہی وجہ ہو کہ وہ سماجوں کی ترقی اور عوام میں ہر دلعزیزی پیدا کرنے کے بجائے قوم اور ملک کو اُلٹا نقصان پہنچا رہے ہیں"۔ ہمعصر موصوف اپنے نامہ نگاروں کو یہہ بھی لکھتا ہو کہ "ہم کوئی ایسا مضمون اپنے پرچہ میں ہرگز طبع نہیں کر سکتے" پر اُنکے نامہ نگاروں نے اگر ایسا لکھا ہی تو بہت بجا لکھا ہو اور اگر آریہ گزٹ اُنکی شکایتوں کو درج اخبار نہ کرے تو یہہ اُسکی مرضی ہی کیونکہ یہہ اُسکا اختیاری امر ہی۔ مگر انصاف تو یہہ ہو کہ اگر آریہ صاحبان ایسی غلطیوں کے مرتکب ہوتے ہیں تو ضرور اُنکی غلطیوں کی اصلاح کیجاوے جیسا کہ رائے تو ضرور ہمارے ہمعصر نے سچائی سے دی ہی۔ ہمکو خداوند مسیح کا قول اسوقت خوب یاد آتا ہی۔ کہ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہی۔ ہم تو ان آریہ بھائیوں کو انہی باتوں سے پہچانتے ہیں کہ در حقیقت وے سچائی اور راستی کے دشمن اور جھگڑے اور فساد کے دوست ہیں۔ اور انہی باتوں سے ہم اُس درخت کو پہچان لیتے ہیں کہ جسکی یہہ ڈالیاں ہیں۔ اگر وہ درخت اچھا ہوتا تو ضرور اُسکی ڈالیاں اور پھل بھی اچھے ہوتے +

بقول نصرت الاخبار اکبر الاخبار لکھتا ہی کہ "عیب بھی کرنیکو ہنر چاہئے۔ ہر چند نیک و بد امور ہمیشہ ہوتے ہیں اور ہوا کرینگے۔ تاہم اس زمانے میں جسقدر فساد مذہب میں واقع ہوا ہی زیادہ تر اُسکے باعث سید احمد خان بہادر ہیں"۔ ہماری دانست میں ہمعصر کا یہہ قول کچھ مضبوط بنیاد پر مبنی معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ دیکھا جاتا ہو کہ یہہ زمانہ ہی ایک نئے ڈھنگ کا آگیا ہو کہ ہر ایک کو ایک نئی بات سوجھتی ہی اور ہر ایک ہندوستان کا ریفارمر بننا چاہتا ہی بھلا جناب سید صاحب بہادر نے تو ایک نیچری عقیدہ نکالا مگر یہہ جو اور صدہا ہزارہا فرقے نظر آتے ہیں انکا کیا سبب ہی۔ یہہ مذہبی فساد تو کوئی سید صاحب کے وقت سے شروع نہیں ہوا۔ اُنسے پہلے ہی مسلمانوں میں ۷۳ بلکہ ۷۵ فرقے موجود تھے۔ جناب موصوف کے اوپر سبکا بوجھ ڈالدینا تو مناسب معلوم نہیں ہوتا اور اُنکو زیادہ تر اُسکا باعث بنانا قرین قیاس نہیں ہی +

ہمعصر نصرت الاخبار نے بحوالہ دوست ہند مطبوعہ ۱۷ مئی ۱۸۸۹ء لکھا ہے کہ "گورنمنٹ نے ایک انگریزی شراب فروش کو فوجی شراب کے متعلق اچھا کام کرنے کے صلہ میں سی۔ آئی۔ ای۔ کا خطاب دیا ہے"۔ ہمعصر موصوف اسپر یہہ فقرہ لکھتے ہیں کہ "ایسی دلیلوں پر اگر چھاونی کے چکلوں کی مشہور طوائفوں کو بھی کوئی بڑا خطاب دیا جایا کرے تو کیا گورنمنٹ کی اخلاق عظمت کے خلاف ہوگا؟۔ ہمکو بھی گورنمنٹ کی ایسی کارروائی پر بڑا افسوس آتا ہے +

رپورٹ بیرنگ ہائی اسکول بٹالہ بابت ۱۸۸۸ء اور ۱۸۸۹ء کے پڑھنے سے معلوم ہوا کہ سال کے شروع میں ۱۵ طلبا درج رجسٹر تھے۔ جنمیں سے ۴۲ توبورڈرس تھے اور باقی ۹ ڈے سکالرس تھے۔ سال کے آخر تک ۶ طلبا داخل ہوئے اور ۸۔ اسکول سے چلے گئے۔ ایک طالب علم کلکتہ یونیورسٹی کے انٹرنس امتحان میں پاس ہوگیا۔ ایک نئی عمارت اسکول کی کہ جسمیں ۹ جماعتیں بیٹھہ سکیں معہ ایک کمرہ لائیبریری اور ایک پرنسپل صاحب کا دفتر ہو تیار ہوتی ہے۔ اور اُمید ہے کہ فوراً تیار ہو جاویگی۔ اور یقین کیا جاتا ہے کہ اس موسم گرما کی چھٹیوں کے بعد تک کسیقدر بن چکیگی +

ہم پادری۔ آئی کار فیلڈ صاحب سے یہہ بات سُنکر بہت خوش ہیں کہ یہہ اسکول کیا بہ لحاظ لڑکوں کی دُنیاوی تعلیم کے اور کیا بلحاظ دینی اور اخلاقی تعلیم کے بڑی ترقی کر رہا ہے اور خصوصاً اس بات کا اظہار جیسا کہ ہمنے سُنا ہے بڑی خوشی سے کرتے ہیں کہ مذہبی تعلیم بڑی کوشش اور توجہ سے دیجاتی ہے ہماری دُعا ہے کہ خدا اس اسکول پر اپنی رحمت اور برکت اور بھی زیادہ بخشے تاکہ یہہ زیادہ تر کامیابی اور اقبالمندی حاصل کرے +

نور افشاں میں آگے بھی کئی بہروپیوں کا تذکرہ ہو چکا ہے اور اب ہمارے پاس دو بہروپیوں کی بابت دو مضامین آئے ہیں جنکو ہم ناظرین کی آگاہی کیواسطے درج اخبار کرتے ہیں۔ تاکہ دیگر شہر زاد مسیحی صاحبان اُنکے دھوکھے سے بچے رہیں +

منشی غلام مسیح صاحب رڑکی سے تحریر فرماتے ہیں کہ "عرصہ چندروز کا ہوا ہے کہ یہاں پر ایک محمدی مولوی مسمی محمد عیسٰی باشندہ مرادآباد کا رڑکی میں آیا اور بازار میں وعظ کرنا شروع کیا ایک دفعہ پادری ہانبر صاحب سے بازار میں مُقابلہ ہوا۔ اور کچھہ سوالات مولوی مذکور نے بنی اسرائیل کی بابت کئے۔ پر پادری ہانبر صاحب نے جواب دندان شکن دئے۔ تب تو اپنا سا مُنہہ لیکر چلتے بنے۔ دوسرے دن مولوی صاحب پادری صاحب کے احاطہ میں تشریف لائے۔ اور اپنے آپ کو دین حق کا متلاشی ظاہر کیا۔ حاصل کلام وہ ایک ہفتہ تک آتا رہا۔ اور پادری صاحب نے جہانتک اُسے آزمایا۔ پُر از لالچ ہوس پایا۔ چندروز بعد سُننے میں آیا کہ اُسنے کئی ایک جگہہ بپتسمہ بھی پایا ہے۔ تب تو پادری ہانبر صاحب نے اُسکو کہا کہ بھائی تم ہمارے پاس مت آؤ۔ تب وہ حضرت تشریف لے گئے اور اُسکا حلیہ یہہ ہے +

لنبا اور پتلا قد ہے اور گندمی رنگ اور ماتھے پر سفید داغ ہیں اور چکن پہنتے ہیں اور گول ٹوپی پہنتے ہیں۔ اور ہاتھہ میں ایک پتلی سی لکڑی رکھتے ہیں اور شرعی پاجامہ اور دہلی وال جوتی سو چاہیے۔ کہ تمام مسیحی بھائی اس فریبی اور مکر باز سے بچیں۔ کیونکہ آجکل وہ زمانہ ہے کہ جسکے حق میں خداوند مسیح نے کہا ہے۔ کہ بہت سے لوگ بھیڑوں کے بھیس میں آوینگے اور آخر میں پھاڑنے والے بھیڑئیے ہونگے۔ لیکن ہمارے عزیز خداوند مسیح نے ہمکو تعلیم دی ہے۔ کہ کبوتروں کی طرح بے بد اور سانپوں کی طرح ہوشیار ہو ویں۔ فقط" +

اور بدرالدین صاحب سیالکوٹ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "مسیحو خبردار ہو جاؤ" "بھیڑ کے بھیس میں تمہارے پاس بھیڑئیے آ گئے ہیں"۔ عنوان کے مصداق کا ایک بھیڑیا بنام مولوی عبدالحق صاحب عیسائی جنہانے آپ کو بڑا واعظ بنا رکھا تھا۔ محمدیت کا پُرانا خیال آ گیا یہاں پر منشی امام الدین صاحب قانون گو تحصیل سیالکوٹ کو فریب دھوکا دیکر کچھہ نقدی اور کچھہ کپڑا لیکر اُڑنچھو ہو گیا۔ بہت تلاش کی مگر پتا نہ لگا۔ اب منشی صاحب اپنے نقصان کا تو کچھہ فکر نہیں کرتے صرف مسیحیوں کو آگاہی دیتے ہیں۔ کہ شاید کہیں اور جگہہ کے عیسائیوں کو بھی دھوکا نہ دیں۔ کیونکہ ایسے آدمی پادریوں کو بہت جلد دھوکا دیدیتے ہیں۔ حلیہ اُسکا یہہ ہے +

درمیانہ قد۔ لاغر اندام۔ چمگادڑ شکل۔ مُنہہ پر چیچک داغ۔ چھوٹا کمر تپلی۔ رنگ گیہواں۔ زن کھوں کی چال۔ عمر ۳۰۔ یا ۳۵ سال۔ زبان دراز۔ اسکا حلیہ ایک انگریزی اخبار میں بھی شائع ہو چکا ہے" +

ہمعصر مخزن مسیحی مطبوعہ یکم جون ۱۸۸۹ء میں لکھتے ہیں کہ جو درس آریہ سماج کے اصول و تعلیمات کی نسبت پنڈت کھڑک سنگھہ اور ڈاکٹر مارٹن کلارک صاحب نے بطور رسالے کے چھپوائے ہیں عام پسند اور بہت کارآمد ہیں اور لوگ انہیں خوشی سے خریدتے ہیں۔ ایک ہی دن لاہور بک ڈپو میں ایک آدمی نے آکر ۱۰۰ جلدیں خریدیں۔ درس مذکور اُردو ہندی اور انگریزی زبانوں میں تیار ہیں پنجابی زبان میں جو رسالے تیار کئے گئے ہیں۔ فی الحال چھاپے خانے میں ہیں اگر کسی صاحب کو ان لیکچروں کے پڑھنے کا شوق ہو تو بابو راما رلیجس بک ڈپو لاہور سے قیمت ۶ پائی فی لیکچر بھیجکر منگوا لیوے۔ درحقیقت یہہ رسالے بہت مُفید اور دیکھنے کے لائق ہیں +

اینفیلڈ مشن

عنوان مندرجہ بالا کی مشن دہرہ دون سے قریب ۱۸ میل شمال کیطرف اور سہارنپور سے ۴۴ میل پر واقعہ ہے۔ اس مشن کے متعلق ۴ گاؤں ہیں جنکے نام ذیل میں ہیں۔

مارٹن ڈیل - جرنیجی پور اور کھیا نپور یہہ ضلع دہرہ دون میں واقعہ ہیں - انمیں صرف مسیحی آباد ہیں - جنکی بود و باش ۳۵ یا ۴۰ برس سے اسجگہہ میں ہی - یہہ چرچ مشن کی زیر نگرانی میں ہیں اور انکا تعلق میرٹھ سے ہی - اور حال میں پادری ڈروسی صاحب کے زیر اہتمام ہیں - کچھ برس گذرے کہ یہاں کے کام میں بڑی ترقی تھی اور تمام مسیحی بڑی خوشی سے گذران کرتے تھے لیکن جب سے کہ منیجر رینی صاحب بہادر نے ان گانوں معروف کو راجہ صاحب ٹہری کے ہاتھ بیچ ڈالا ہی (عرصہ قریب ۲ سال کا ہوا) تب سے تمام مسیحیوں کو از حد تکلیف ہی - اور اس تکلیف کا حال یوں بیان کیا جاتا ہی کہ راجہ صاحب موصوف نے انکی آبپاشی جو بذریعہ نہروں کے ہوا کرتی تھی بند کردی اور نیز چراں بھی جس میں کہ انکے مویشی چرتے تھے بند کردی اور لکڑی وغیرہ کہ جس سے زمیندار اپنے ہل وغیرہ بناتے تھے کھیتوں سے کاٹنا منع کردیا ان سب باتوں سے باشندگان مذکور کو بڑا نقصان پہنچا - انکے مویشی بھوک سے مر گئے اور اناج کھیتوں میں پیدا نہ ہوا اور نیز زمینداری کا کام تمام بند ہوگیا - اور چونکہ کھیتوں میں اناج پیدا نہ ہوا اسلئے بہت لوگ مفلس ہوگئے اور بعض کے ذمہ دو برس کا معاملہ باقی ہی جبکہ ایسی تکلیف ان بیچاروں کو ہوئی تو انہوں نے سرکار میں نالش کی اور عدالت میں مقدمہ بھی ہوا لیکن کچھہ سماعت نہیں ہوئی - اور چرچ مشن کے پادری صاحبان کی خدمت میں بھی اس سب ماجرے کی خبر پہنچ چکی ہی کیونکہ تمام عیسائیوں نے ملکر انکی خدمت میں عرضی بھی گذرانی تھی مگر انکی طرف سے بھی کسی قسم کی کارروائی اس تکلیف کے کم کرنے کی بابت عمل میں نہیں آئی ہی اس لئے ان بیچارے مسیحیوں کو از حد تکلیف ہو رہی ہے اور سنا ہی کہ بہتوں نے اپنی زمینوں کے بیچنے کا ارادہ کرلیا ہی اور کئی ایک نے فروخت کر بھی دی ہیں یہہ سب حالات ہمارے سننے میں آئے ہیں اگر یہہ حال درست ہی تب تو ایک بڑا ظلم ان مسیحیوں پر ناحق ہوتا ہی اور ضرور چاہئے کہ عادل اور منصف مزاج حکام ان ہندوستان معیت دہ مسیحیوں کی مدد کریں اور انکی تکلیف کو رفع کریں کیونکہ انکا بے سبب تکلیف اٹھانا سرکار انگریزی کی حکومت میں انکے لئے ایک بڑی بے انصافی کا باعث ہی اور جس حال میں کہ وے شروع سے ان سب باتوں سے نہیں روکے گئے - تو اب راجہ صاحب انکو کیوں تنگ کرتے ہیں - ہم نہیں کہتے کہ کسی قسم کی رعایت انکے ساتھ کیجاوے مگر صرف یہہ کہ انصاف کیا جاوے ٭

ایک پولیٹیکل غزل پُر مذاق امیر الاخبار میں درج ہی جسکو ہم بھی ناظرین کی دلچسپی کیواسطے نقل کرتے ہیں ٭

غزل

(روس) ہوس ملک ہی بُرا کیا ہی -
شرم کیا چیز ہی حیا کیا ہی
(انگلش) مصلحت اور حکمت مطلب -
ہی جو کچھ تو یہہ ہی وفا کیا ہی
(فرانس) تا بمقدور ہی قدم آگے
دیکھیں پھر مرضئے خدا کیا ہی -
(جرمن) دوستی دشمنی کسی سے نہیں
دیکھتے ہیں کہ انتہا کیا ہی -
(شاہان یورپ) کوئی غالب ہوا کوئی مغلوب
ہمکو لوگوں سے مدعا کیا ہی
(ایران) ہمتو شیدا ہیں سیر یورپ کے
دین و ایمان و اتقا کیا ہی -
(ہند) برگ سبز است تحفۂ درویش
اور امکان بے نوا کیا ہی -
(افغان) جس نے پیسہ دیا اُسی کے ہیں
پیر و پیغمبر و خدا کیا ہی -
(رؤسائے ہند) مال اور جان سب تصدق ہی
اور اسکے سوا دھرا کیا ہی -
(عام باشندگان ہند) ہاں بھلا کر تیرا بھلا ہوگا -
اور درویش کی صدا کیا ہی

مراسلات

کلارک آباد

(مسیحی بستی)

رائے ونڈ سٹیشن سے ۶ میل اور رادھاکشن کوٹ سے کچھ کم ۱۲ میل کے فاصلہ پر ایک کرسچن نو آبادگاؤں بنام کلارکاباد واقعہ ہی - قریب بیس برس گذرے ہونگے کہ یہاں ایک بھاری جنگل تھا - اور مشہور و معروف بزرگ پادری رابرٹ کلارک صاحب کی جد و جہد اور پے در پے سفارشوں سے یہہ رکھ دس سال کے لئے آزمائشی طور پر اس شرط سے کہ یہاں عیسائی لوگ آباد ہوں چار معزز اشخاص مسٹر عبد اللہ آتھم مسٹر سنگھا - مسٹر راگ - اور پادری داؤد سنگھ صاحبان کے نام سرکار سے عطا ہوئی اور نام اسکا کلارکاباد رکھا گیا - جب قریب آٹھ سال کے گذر گئے اور شرط مذکورہ پوری نہ ہوئی اور خوف تھا کہ سرکار عدم ادائے شرط دس سال کے گذرنے پر یہہ رکھ واپس لے لیگی تو جناب پادری شیمن صاحب نے بڑے درجہ کی جان نثاری کرکے اور ہر طرح کے آرام کو حرام سمجھکر اسجگہہ کی ترقی اور عیسائیوں کی بہتری کے لئے اس جگہہ قائم سکونت اختیار کی اور سخت محنت اور حکمت اور عمدہ تدبیروں سے اس جگہہ کو اچھی رونق دی کہ سرکار نے دس سال کی مہلت میں پانچ سال اور ازدیاد کر دیئے - البتہ یہہ صاحب موصوف کی محنت اور درخواستوں کا ثمرہ تھا - پھر تو یہاں پر عبادت الہٰی کے لئے ایک چھوٹا سا گرجہ گھر اور صاحب مہتمم کے لئے ایک عمدہ فراخ کوٹھی اور طفلان کے لئے چھوٹا سا مدرسہ اور اور چھوٹے چھوٹے مکانات تیار ہوگئے اور کئی ایک خاندان عیسائیوں کے آباد ہوئے اور سرکار پر ظاہر اور ثابت ہوا کہ بلاشک یہہ کرسچن آبادی ہی - اور بموجب قانون ۹۹ سال کے لئے یہہ جگہہ بنام چرچ مشن سوسائٹی رجسٹری ہوئی - مذکورہ بالا

چلا تو لین ذمہ وار صاحبان نے علاوہ ادائے شرط سرکار اپنا حق مالکانہ بخوشی خود چھوڑ دیا تھا +

پادری بٹمین صاحب کے بعد جناب مسٹر بیشل صاحب یہاں تشریف لائے۔ صاحب موصوف پادری نہیں مگر بے مشنری ہیں مگر دینداری نیکوکاری پرہیزگاری محبت خوشنما فروتنی میں جو صادق مسیحیوں کا بےبہا زیور ہی عمیق درجہ رکھتے ہیں اور خداوند میں بہت سرفراز ہیں۔ غریب عیسائیوں کے پورے پورے خیرخواہ اور دوست۔ محنت اور صبر اور بردباری میں بہت ترقی کر گئے ہیں۔ ایمان اور اُمید سے خداوند کے کام میں تکالیف کی برداشت کرتے اور اُسکی برکتوں سے اپنے ہاتھوں کے کام کا پھل دیکھکر خداوند میں سلامتی پر سلامتی حاصل کرتے ہیں۔ بندہ صاحب موصوف سے بار بار ملاقات اور گفتگو کر کے خوشی حاصل کر چکا ہی اور تجربہ سے لکھتا ہی کہ وے اس گاؤں کے لئے ایک برکت ہیں۔ ان کے زمانہ میں جو جو ترقیاں اس جگہہ وقوع میں آئی ہیں اظہر من الشمس ہیں۔ اگر کوئی اس گاؤں کو آجکل دیکھے تو تعجب اور خوشی سے نعرہ ماریگا۔ تعجب سے اسلئے کہ کس حکمت سے سیدھی سڑکیں اور درخت زار اور باغیچے اور نہریں اور مکانات گاؤں کے اندر اور چاروں طرف نظر آتے ہیں اور خوشی سے اسلئے کہ خداوند کے فضل و کرم سے اس جنگل میں ایک مسیحیوں کی عمدہ اور ہونہار آبادی قائم ہو گئی جو اپنے وقت پر گرد نواح کے فراخ ملک کے لئے زندگی اور نور کا مرکز ہوگی بلکہ ابھی ہی۔ میں نے خود دیکھا ہی کہ بیشل صاحب اتوار کے روز خود سب مردوں عورتوں لڑکے لڑکیوں کو کلام الہی سے ایسے طریقے سے تعلیم دیتے ہیں کہ سخت کند ذہن بھی کچھ نہ کچھ حاصل کر سکتا ہی۔ یتیم لڑکوں کا مدرسہ یہاں پر موجود ہی اور قریب بیس اطفال کی جسمانی اور روحانی خبرگیری نہایت عمدہ طور سے کیجاتی ہی۔ ماسٹر تلسی رام اور اُنکی بیوی صاحبہ ہمیشہ اس کام میں سادگی اور سرگرمی ظاہر کرتے ہیں۔ یتیم لڑکیوں کے مدرسے کی عمارت جو نہایت وسیع اور عالیشان ہی۔ ابھی تیار ہو چکی ہی +

مس الونگر صاحبہ جو بڑے درجہ کی مشنری لیڈی ہو گاؤں کی لڑکیوں کی تعلیم و تہذیب میں بہت سرگرم ہیں اور میں نے سی۔ ایم۔ ایس کی ۱۸۸۸ء کی رپوٹ میں پڑھا کہ دو اور مشنری لیڈیاں اس جگہہ تشریف لانے والی ہیں۔ تب یہہ تینوں عورات خدا ترس خوب دینداری اور سرگرمی سے گاؤں میں یتیم خانہ میں اور نزدیک نزدیک دہات میں کام کرینگی۔ خداوند اس کام پر برکت بخشے۔ اس گاؤں کی آمدنی اور اخراجات کے انتظام کیواسطے دو معزز اور کارکن اور ہوشیار اور دیانتدار اور مستعد اشخاص مقرر ہیں۔ اور یہہ دونو مسٹر بیشل صاحب کی نگرانی میں ذمہ واری کا کام کرتے ہیں۔ (اول) بابو رابرٹ داؤد سنگھ صاحب جو اس کام میں نہایت چالاک اور سرگرم ہیں اور ہر پہلو پر سوچ سمجھکر چلتے ہیں۔ ہماری اُمیدوں سے بڑھکر ناموری اور شہرت حاصل کر گئے۔ اور ہمیں یقین ہی کہ اپنے بزرگوار والد شریف پادری داؤد سنگھ صاحب مرحوم کے نام کو عزت پر عزت دیتے رہینگے۔ (دوم) منشی متھرا داس صاحب جنکی بابت ہم نے بعض بھائیوں سے اس قسم کی شکائتیں سُنی ہیں۔ کہ وہ آریہ ہوکر کرسچن گاؤں میں حکومت کرتے ہیں۔ گاؤں کو لوٹ کھایا ہی۔ اس شخص نے صاحب کو اندھا کر رکھا ہی۔ بڑا متمول ہو گیا ہی۔ کسی بھلے مانس کو گاؤں میں ٹکنے نہیں دیتا وغیرہ وغیرہ +

یہاں پر حق کو ظاہر کرنا مجھے انسب معلوم ہوتا ہی۔ کسی شخص کے بارے میں ایسے ایسے تہمات مُنہہ پر لانا اور ثبوت اور دلیل نہ پیش کرنا مسیحی مزاج کے خلاف بلکہ جنٹلمین کے درجے سے گرنا ہی محبت کا کام نہیں بلکہ بغض اور حسد ظاہر کرنا ہی۔ بلا دلیل بولنا جبر اور سینہ زوری ہی۔ بدگمان ہونا خداوند کے سُنہلے قاعدہ کو فراموش کرنا ہی کہ "جیسا تم چاہتے ہو کہ لوگ تم سے کریں۔ ویسا ہی تم بھی اُن سے کرو"۔ +

اگر کوئی کہے کہ میں منشی متھرا داس سے واقف ہوں تو بتا تم زیادہ واقف ہی۔ میں منشی صاحب کو قریباً پندرہ سال سے جانتا ہوں۔ یہاں پر یہہ اقرار کرنا درست معلوم ہوتا ہی کہ لاعلمی کے باعث ایک دو دفعہ مجھے بھی شک گذرا تھا کہ شاید یہہ شخص ناروا نفع حاصل کرتا ہو مگر میں نے بار بار گاؤں میں جاکر اُنکے کام کو غور سے دیکھکر لوگوں سے عمیق طور پر گفتگو کر کے حساب کتاب کا ملاحظہ کر کے خاص منشی صاحب کے اختیارات اور کام اور ذمہ واری کو پرکھکے دریافت کر لیا ہی کہ میرا شک بیجا اور بلا دلیل تھا۔ منشی صاحب بڑے درجہ کے تیز فہم دور اندیش دیانتدار مہاجن ہیں۔ اور صاحب اور گاؤں اور عیسائیوں کے خیرخواہ۔ اس گاؤں میں یہہ دونو مذکورہ بالا اشخاص نہایت کارسیدہ آدمی ہیں۔ البتہ منشی صاحب کسی قدر مالدار تو ہیں اور یہہ بھی درست ہی کہ یہاں پر آنے سے زیادہ متمول ہو گئے ہیں پھر کیا اسمیں اُنکا قصور ہی کہ ایسے ایسے الزامات اُنپر لگائے جائیں۔ یہہ کوئی راز لاکشف نہیں ہی۔ ہر ایک دانا آدمی سمجھ سکتا ہی کہ دولت دولت کو جمع کرتی ہی۔ کلارکاباد کا ذکر کیا۔ کسی مہاجن کو جو بیوپار کا کچھ ڈھب رکھتا ہو اور گانٹھہ میں پیسہ بھی کسی گاؤں میں بٹھا دو تو دو چار دس سال کے گذرنیکے بعد دیکھوگے کہ اسکا روپیہ دوگنا سہ گنا ہو گیا۔ ہر ایک گاؤں کا یہی حال ہی۔ مہاجنوں اور زمینداروں کے تعلقات کے بارے میں مفصل لکھنا میرا کام نہیں اور نہ نور افشاں میں اسکی سمائی ہی فقط سمجھداروں کے لئے میں نے ایک اشارہ دیا ہی کہ منشی صاحب کا دولتمند ہونا کوئی گناہ نہیں میں نے جناب بیشل صاحب سے بہت مرتبہ گفتگو کی ہی۔ اُنہوں نے صاف کہا کہ کئی مرتبہ سعی و کوشش کی گئی کہ کوئی اور خصوصاً عیسائی اس کام کو سرانجام دیوے مگر اب تک جو آیا فایدہ کی عوض نقصان کر گیا۔ بس ثابت ہوا کہ منشی صاحب نہایت ذمہ واری اور دیانتداری کا کام کر رہے ہیں جو ہر ایک شخص نہیں کر سکتا +

کلارکاباد میں تعمیر کے کام پر ایک مستری بنام کرشن سنگھ مقرر ہی۔ میں اس شخص کو بھی مدت سے جانتا ہوں۔ تیز فہم خواندہ اپنے ہنر میں یکتا۔ خلیق دیانتدار آدمی ہی اور سوا اپنے کام کے گاؤں کے کاروبار و معاملات سے کچھ تعلق نہیں رکھتا +

منشی متھرا داس اور مستری کشن سنگھ صاحبان عیسائی نہیں ہیں۔ شائد ہندو ہیں شاید آریہ ہیں کہ انمیں تمیز مشکل ہی مگر ان دو صاحبان کی سکونت کے باعث یہہ کہہ دینا کہ کلارکا باد میں آریہ حکومت کرتے ہیں کیا راست ہی؟ شہر لنڈن میں کئی ایک ہندو اور آریہ فی زمانہ موجود ہیں اگر کوئی کہے لنڈن میں آریہ حکومت کرتے ہیں کیا یہہ بات حق اور راست ہوگی؟ عزیزو محبت کو کام میں لاؤ محبت بڑے بڑے سنگدلوں کو مغلوب کر لیتی ہی کاش کہ ہم بجائے بدگمان ہونے کے ایسے شخصوں کے سامنے اپنا پاک بے بدفروتن خیرخواہ بردبار نورانی چلن ظاہر کرتے تو ضرور ان کے دلوں پر جواب ہندو ہیں یا آریہ ہیں تاثیر ہوتی اور تعجب نہیں کہ یہہ بھی ہمارے ساتھ مسیحی زندگی اور نور سے زندہ اور منور ہو جاتے ✤

خاتمہ پر میں ایک اور بات کا اظہار مناسب سمجھتا ہوں اور وہ یہہ ہی کہ کلارکا باد میں اکثر جانے سے مجھے معلوم ہوا کہ وہاں کے عیسائی خوش زندگی بسر نہیں کرتے۔ قریباً ہر ایک کو فکروں میں گرفتار پایا۔ اسکی ایک دو وجوہات ہیں اسوقت میں فقط وجہ اعظم کا ذکر کرونگا۔ اور دوسری وجہ کسیوقت پھر ظاہر کیجاوگی بشرط ضرورت اور وہ خاص وجہ یہہ ہی کہ یہاں کے عیسائیوں کی زمین موروثی نہیں ہی۔ مہتمم صاحب جب چاہیں (البتہ کسی جرم کبیرہ کے ثبوت پر) زمیندار کو گانوں سے نکال سکتے اور اسکی زمین کسی دوسرے کو دے سکتے ہیں۔ مسٹر شیل نے اسکے استفسار کے جواب میں مجھ سے کہا کہ رفتہ رفتہ زمین موروثی ہو جاویگی۔ مگر میں اسمیں ہرگز ہرگز خوش نہیں کہ یہہ بیچارے عیسائی جنکے لئے سرکار نے یہہ رکھہ عطا فرمائی ہی ایسی شکیبہ اور بے آرام زندگی بسر کریں مگر اسمیں بھی نہ تو صاحب کا کچھ قصور ہی اور نہ کاروندوں کا اگر کوئی قصوروار ہی تو ان سے اعلیٰ طاقت قصوروار ہی۔ میں اُس اعلیٰ طاقت سے منت و سماجت کرتا ہوں کہ اس ناقص پالیسی کو جلد چھوڑ دیں اور عیسائیوں کو موروثی کر دیں کہ وہ اپنی زندگی اطمینان سے بسر ہو ✤

میں نے حق حقدار کو دینا اور راستی کا اظہار کرنا مناسب سمجھکر یہہ مضمون لکھا ہی۔ ناظرین نور افشاں خود ہی اسکی ضرورت معلوم کرینگے ✤

(پادری) پی۔ سی۔ اُپل از فیروز پور

او(مسیح) آسمان پر چڑھ گیا

میں نے پچھلے مضمون میں خداوند یسوع مسیح کے مردوں میں سے جی اُٹھنے کا تذکرہ کیا تھا اب اُسکے آسمان پر چڑھ جانے کی بابت کچھہ بیان کرونگا ✤

مرقس کی انجیل کے سولھویں باب اور انیسویں آیت میں یہہ ماجرا یوں مرقوم ہوا ہی کہ خداوند آسمان پر اُٹھایا گیا۔ لوقا اسکا ذکر انجیل کے ۲۴ باب۔ ۵۱۔ آیت میں یوں کرتا ہی تب وہ انہیں وہاں سے باہر بیت عنیا تک لے گیا۔ اور اپنے ہاتھ اُٹھا کر انہیں برکت دی اور ایسا ہوا کہ جب وہ اُنہیں برکت دے رہا تھا اُنسے جدا ہوا اور آسمان پر اُٹھایا گیا۔ مسیح کی صعود کا مفصل بیان اعمال کے پہلے باب میں ملتا ہی وہاں مسیح کے شاگردوں کے ساتھہ پچھلی گفتگو کے بیان کے بعد یہہ لکھا ہی۔ وہ یہہ کہکر اُنکے دیکھتے ہوئے اوپر اُٹھایا گیا۔ اور بدلی نے اُسے اُنکی نظروں سے چھپا لیا۔ اور اُسکے جاتے ہوئے جب وے آسمان کیطرف تک رہے تھے دیکھو دو مرد سفید پوشاک پہنے اُنکے پاس کھڑے تھے۔ اور کہنے لگے اے جلیلی مردو تم کیوں کھڑے آسمان کیطرف دیکھتے ہو یہی یسوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اُٹھایا گیا ہی جسطرح تمنے اُسے آسمان کیطرف جاتے دیکھا پھر آویگا۔ ان بیانوں سے مندرجہ ذیل مطلبوں کا ثبوت ہی ✤

(۱) مسیح کا صعود اُسکی کل شخصیت کا تھا یعنے خداوند یسوع مسیح خدائے مجسم کا خدا ابن اللہ صاف حقیقی جسم اور عقلی روح کے ساتھہ آسمان پر چڑھ گیا ✤

(۲) مسیح کا صعود علانیہ تھا شاگردوں نے کل ماجرا دیکھا اُنہوں نے دیکھا کہ مسیح زمین سے آہستہ آہستہ اوپر اُٹھایا گیا۔ تاوقتیکہ بدلی نے اُنکی نظروں سے چھپا لیا ✤

(۳) مسیح کا صعود مکان کی تبدیلی ہی یعنے زمین سے آسمان پر اُٹھایا گیا۔ اس سے معلوم دیتا ہی کہ آسمان ایک مکان ہی خلقت کے کون سے حصہ میں یہہ مکان موجود ہی میں بتا نہیں سکتا لیکن بائبل کی تعلیم سے صاف معلوم دیتا ہی کہ یہہ مکان محدود ہی۔ جہاں خدا کا حضور اور جلال خاص طور پر ظاہر ہی۔ اور جہاں خدا کے فرشتے جو غیر محدود نہیں ہیں۔ اور مقدسوں کی روحیں موجود ہیں۔ ہم اقرار کرتے ہیں کہ بائبل میں لفظ آسمان اور معنے میں بھی مستعمل ہوا ہی۔ مثلاً سب سے نیچے کا آسمان جہاں چڑیا اُڑتی بادل پھرتے یا جہاں سے پانی برستا ہی پولارکے اُس حصہ کو بھی آسمان کہا گیا ہی جسمیں سیارے اور ستارے چمکتے ہیں بائبل میں سیاروں کو آسمانی فوج کہا گیا ہی۔ تیسرے آسمان کے معنے وہ روحانی حالت ہی جسمیں ایماندار مسیح پر ایمان لانے کے سبب سے داخل ہوتے ہیں اس معنے میں لفظ آسمان خدا کی بادشاہت کا مساوی ہی۔ افسیوں کے خط کے دوسرے باب کے ۶ آیت میں یوں لکھا ہی۔ اُسنے ہمکو اُسکے ساتھہ اُٹھایا اور آسمانی مکانوں پر بٹھایا۔ اور فلپیوں کے تیسرے باب کی ۲۰ آیت میں بیان ہوا ہی۔ ہماری مملکت آسمان پر ہی۔ اور سب سے پچھلے معنے جس معنے میں بیان ہوا ہی۔ کہ مسیح آسمان پر چڑھ گیا۔ آسمان اُس جگہہ کا نام ہی جہاں خدا بستا ہی۔ اور جہاں اُسکے فرشتے اور مقدسوں کی ارواح اکٹھی ہیں جہاں سے خداوند یسوع مسیح آیا تھا اور پھر لوٹ گیا ہی اُسنے اپنے شاگردوں کو فرمایا۔ میں تمہارے لئے ایک مکان تیار کرنے کے لئے جاتا ہوں۔ یہی معنے اس لفظ کے ہیں جب ہم خدا کو کہتے ہیں کہ ہمارا باپ جو آسمان پر ہی یا آسمان خدا کا تخت ہی اسکی ہیکل ہی اُسکے رہنے کی جگہہ ہی اگر مسیح کے صعود کا بدن ہی تو ضرور اُسکے لئے ایک محدود جگہہ کیحاجت ہی اور جہاں مسیح کا بدن ہی وُہی عیسائیوں کا آسمان ہی ✤

لیکن سارے عیسائی لوگ صعود کی اس تشریح کو قبول نہیں کرتے۔ مثلاً لوتھرن کلیسیا سمجھتے ہیں کہ مسیح کا صعود نقل مکان نہیں ہی۔ بلکہ تبدیلی حالت کی ہی۔ اور اس صعود میں

صرف مسیح کی انسانیت شریک ہے۔ جی اُٹھنے کے پیشتر خداوند کی انسانی ذات اگرچہ الوہیت کی صفات رکھتی تھی تو بھی اُس سے الوہیت کی صفتیں ظہور میں نہیں آتی تھیں صعود کے وسیلہ سے مسیح اُن صفتوں کے استعمال کرنے میں داخل ہوا اُسکی انسانیت کو جو محدود تھی غیر محدود صفات حاصل ہوئیں تاکہ اُنکے وسیلہ سے وہ قادر مطلق ہمہ دان اور سب جگہ حاضر ہو۔ کیا آسمان ہی کو لوتھر کا نام دیا جس میں وہ داخل ہوا۔ لوتھر صاحب کی تقریر یہہ ہے خدا کا دہنا ہاتھ ہر جگہ میں ہے۔ بائبل کہتی ہے کہ مسیح خدا کے دہنے ہاتھ پر بیٹھا اس لئے مسیح کا بدن ہر جگہ ہے اور بعد لوتھر صاحب کے لوتھرن کلیسیا کے معلموں نے یوں بیان کیا ہے کہ مسیح ہر جگہ موجود ہے علم اور طاقت کے ذریعہ سے جیسے خدا موجود ہے کیونکہ کوئی چیز اپنا اثر نہیں دکھلا سکتی کسی جگہ میں جب تک وہ خود وہاں موجود نہ ہو اسلئے اگر ہم قبول کریں کہ مسیح علم اور طاقت سے ہر جگہ پر اثر کرتا ہے۔ تو ہمیں یہہ بھی ماننا ضرور ہوگا کہ وہ ہر جگہ موجود ہے + باقی آئندہ

(پادری) کے۔ سی۔ چیٹرجی

ہوشیارپور

خبریں

انڈیا پوسٹل سیونگ بنک نے آئندہ کے لئے قواعد میں قرار دیا ہے کہ سالانہ دو سو روپیہ سے زیادہ کوئی شخص اپنے کھاتہ میں جمع نہ کرا سکیگا۔ **تھانہ** کانگڑہ کے ایک کنسٹیبل کو اُسی کی تلوار سے ایک گرفتار شدہ مجرم سرقہ قتل کرکے فرار ہوگیا۔ **چار** مجرم حوالات جیل خانہ پشاور سے نقب لگا کر فرار ہوگئے۔ **شاہپور** کے ایک نامی گرامی جاگیردار نے شراب کے نشہ میں اپنی بھوپھی کو جان سے مار ڈالا۔ **لاہور** میں بدھ کی شام ۲۹ مئی کو زلزلہ کی وجہ سے بھر بھونچال آیا۔ **مولو کوچ** میں جذامیوں کی بستی ہے وہاں ۱۰۲۰ جذامی آباد کئے گئے **ساحل عرب** پر جنگ وجدل ہونے کی خبر گورنمنٹ ہند کو بھیجی ہے۔ **میدر** وافین

کے شاہی گرجہ میں مفسدہ پردازوں نے آگ لگا دی **حضور قیصر ہند** نے بفضل خدا ستروئیں سال میں قدم رکھا **کمشنر پولیس** بمبئی نے فرانسیسی زبان کی فحش کتابوں کی اشاعت کی سخت ممانعت کی ہے۔ **دو** نوجوان بنگالی بیویوں کو امتحان فرسٹ آرٹس میں کامیابی حاصل ہوئی۔ **لنڈن** میں انسداد گداگری کا ایک جدید انتظام ہو رہا ہے۔ **ریاست** بھاؤنگر میں مسلح ڈاکوؤں نے ایک گاؤں لوٹ لیا۔ کئی آدمی قتل کئے ۲۵ ہزار روپیہ لوٹ لیا۔ **قحط** زدہ علاقہ گنجام میں تیس ہزار آدمی خیراتی کاموں پر ہیں علاوہ قحط کے ہیضہ سے ماہ گذشتہ ۵ ہزار آدمی مر گئے۔ **کشمیر** کی ریاست میں بڑی تبدیلیاں ہو رہی ہیں۔ **سالگرہ** کی تقریب پر کئی صاحبان کو اعزاز عطا ہوئے۔ پر اعزازوں کی فہرست اس دفعہ مختصر سی تھی۔ **برہما** سے ایک اور لڑائی کی خبر آئی ہے جسمیں مسٹر ولسن اسسٹنٹ کمشنر اور ایک حوالدار مارے گئے۔ رنگون سے موقعہ پر کمک بھیجی گئی ہے۔ **بمبئی** میں دو انگریز گرمی کی شدت سے مر گئے۔ **ریاست حیدرآباد** کے کل مدارس میں مذہبی تعلیم دیجاتی ہے **فیروزپور** میں آریوں کی طرف سے ایک گرلس بورڈنگ اسکول کھلنے والا ہے۔ **روس** کے سازشیں قسطنطنیہ میں سرگرمی سے مصروف ہیں۔ **انگریزی** جہاز بنام جرمن امپرر ٹوٹ گیا ۲۰۰ مسافر غرق ہوئے۔ **پنجاب** یونیورسٹی نے قرار دیا ہے کہ آئندہ امتحان انٹرنس میں فقط انگریزی کے مضمون میں پاس ہونے کے لئے ۳۳ نمبر فیصدی کافی ہونگے۔ باقی سب مضامین میں ۲۵ نمبر فیصدی کفایت کرینگے۔ لیکن تعداد مجموعی ۳۳ فیصدی ہونی چاہئے۔ **مادھو** پرشاد ملازم ڈاکخانہ ایک چٹھی رجسٹری شدہ کے گم کرنے کے جرم میں جسمیں ایک تنخواہ کی ہنڈوی بند تھی۔ پانچ سال کی قید کا سزایاب ہوا جسمیں چھ مہینے قید تنہائی بھی شامل ہے۔ **لکھنؤ** میں آجکل ڈاکو کنسٹبلوں کے بھیس میں رئیسوں کے مکانوں پر بغرض ڈاکہ گشت لگاتے پھرتے ہیں۔ اور اصلی کنسٹبل کھڑے تماشا دیکھا کرتے ہیں حقیقت حال یہہ ہے کہ اصلی اور نقلی دونوں ہی ڈاکو ہیں +

پنجاب کی تعلیمی کانفرنس نے سفارش کی ہے اگر کوئی طالب علم سرکاری وظیفہ حاصل کرنے کی غرض سے اپنی عمر غلط طور پر درج کرائے تو اُسکو مدرسہ سے خارج کیا جایا کرے اور جو مدرس ایسے فعل کی امداد کریگا وہ موقوف کیا جاویگا +

موضع اکبرپور علاقہ بہار میں ایک مکان میں برات اُتری ہوئی تھی اور شادی کی رسوم کے ادا کرنے کیواسطے دیہہ مذکور کی بہت سی لڑکیاں اور عورتیں اُس مکان میں جمع تھیں کہ یکایک اُسکو آگ لگ گئی دولہا دُلہن تو کسیطرح بچکر نکل گئے۔ مگر ایک سو آدمی شعلوں میں جھلسے گئے تمام علاقہ میں اس افسوسناک واقعہ نے ایک تہلکہ ڈال رکھا ہے۔ اور گاؤں مذکور جسمیں چند منٹ پیشتر خوشی تھی ماتم کدہ ہوگیا +

بھدرکالی علاقہ لاہور کے میلہ پر لاہور کے گنڈوں اور پولیس میں لڑائی ہوئی بہت سے ملازمان پولیس معہ ایک ڈپٹی انسپکٹر کے پٹے اور ڈپٹی کمشنر نے موقعہ پر پہنچکر امن کو قائم کیا۔ اور جسقدر گنڈے اُس موقعہ پر دستیاب ہوسکے گرفتار کرلے گئے۔ ایک اُن میں ایسا ٹوٹا تانہ تھا کہ اُس کے ہاتھ میں کوئی ہتھکڑی نہ آسکی +

سورت میں اب تک سیکڑوں آدمی پریشان اور بے گھر ہو رہے ہیں۔ بمبئی کے رئیسوں نے وہاں کے لوگوں کی امداد کے لئے ۲۰۰۰ روپیہ دیا ہے۔ اور اَور جگہوں سے بھی چندا وصول ہوچکا ہے اور کل ۴۰۰۰ روپیہ جمع ہوگیا ہے +

ہوڑہ میں ایک حلوائی نے اپنی ۲۱ سالہ عورت کو کہا کہ میں جانتا ہوں کہ میری زندگی کا خاتمہ ہونیوالا ہے۔ عورت بولی کہ میں بھی تیرے ساتھ ہی مروں گی۔ تیرے بعد زندگی کسی کام کی نہیں۔ اسپر ۸ مئی کو دونوں نے افیون کھالی۔ راز کھلنے پر شفاخانے میں پہنچائے گئے۔ مرد تو مرگیا اور عورت بچ گئی جسکو اقدام خودکشی میں عدالت سے ایک دن قید محض کی سزا ملی +

موضع نورپا پرگنہ مالپور ضلع للت پور میں ایک عورت توام کا بھی بچے کو اپنے کھیت پر گئی اور اسکا لڑکا بھی ساتھ

سالہ ہمراہ تھا۔ عورت کام میں مصروف ہوئی۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک بھیڑیا آیا اور اُسکے لڑکے کو پکڑ لیا وہ عورت دوڑی اور بھیڑیے کے دونوں کان پکڑ کر اُسپر چڑھ بیٹھی۔ قریب آدھ گھنٹے تک دونوں میں خوب لڑائی ہوئی۔ لڑکا تو سلامت بچا اور عورت زخمی ہوئی۔ لیکن تاہم عورت نے بھیڑیے کے کان کو نہ چھوڑا۔ اتنے میں اُسکے خاوند نے آکر لٹھ سے بھیڑیے کا کام تمام کیا۔ عورت شفاخانہ میں گئی۔ اور عدالت سے عورت کو چھ روپیہ انعام ملا +

پشاور کے دو مفرور ملزم دو کنسٹیبلوں کی حفاظت میں لاہور سے واپس جا رہے تھے۔ جب ٹرین گوجرخان اور ملدا کے درمیان پہنچی تو گاڑی کا کواڑ کھولکر ایک ملزم کود کر بھاگ گیا جو ابتک گرفتار نہیں ہوا +

ضلع ہوشیارپور میں چار آدمیوں نے پادری کے۔ سی۔ چیٹرجی صاحب کے ہاتھ سے بپتسمہ پایا اور مسیح کے شاگردوں میں شامل ہوئے۔ اُن چاروں کو لوگوں نے بہت ستایا۔ بلکہ یہاں تک زیادتی کی کہ اُنہیں جوتیوں سے مارا مسیح کی خاطر اُنہوں نے اس ظلم کو گوارہ کیا اور کہا "ہمارا سر بھی اگر جائے تو کچھ مضائقہ نہیں پر ہم مسیح کو نہ چھوڑینگے" خدا اُن نئے مریدوں کی مدد کرے اور برکت بخشے +

کاسانڈنس

جناب ایڈیٹر صاحب سلامت

تسلیم۔ براہ مہربانی یہہ چند سطریں اپنے اخبار صداقت آثار نور افشاں گوہر فشاں میں درج کرکے ممنون فرماویں +

جلسہ انسداد مسکرات جو ایک عرصہ سے شہر سہارنپور کے عیسائی بھائیوں کیطرف سے قائم کیا گیا ہی عروج پر ہی۔ گذشتہ جلسہ ۱۰ مئی ۹۹ء کو منعقد ہوا +

بابو لوئیس فرانسس نے شراب کے نقصانات کے بارے میں درس دیا۔ اور منشی کیدارناتھ نے ایک درس اس بارے میں دیا۔ کہ کسطرح غیر قوموں کو نشہ کے استعمال سے روک سکتے ہیں سامعین محظوظ ہوئے آئیندہ جلسہ کے واسطے دو بھائی مقرر ہوئے۔ جو درس ذیل کے مضامین پر دینگے۔ (۱) شرابی والدین کا اثر اُنکے لڑکوں پر (۲) شرابیوں سے پرہیز۔ اب مسیحی بھائیوں سے التماس ہی کہ آپ لوگ بھی اپنی ہموطنی محبت کے حق کو پورے طور سے ادا کریں۔ کیونکہ اس بھاری کام کا انجام ہمسے جو تھوڑے ہیں دینا بہت مشکل ہی +

درگا پرشاد از سہارنپور
مورخہ ۴ جون ۱۸۹۹ء

جناب ایڈیٹر صاحب

یکم مئی کو جھنگ کالج کے نزدیک ایک جو ہڑ پر جب رات کو قریباً دو بجے تھے۔ کوتوال صاحب معہ دو تین سپاہیوں کے روند کو آئے۔ وہاں پر آتے ہی انکو دو چور نظر آئے جنہوں نے ایک مکان میں نقب لگا رکھا تھا۔ ایک سپاہی نے آواز دی کہ خبردار چور ہیں۔ مسمی ہاشم سپاہی نے کہا کہ آنے دو کچھ پرواہ نہیں۔ جب وہ ہر دو چور اُسکی طرف آئے تو وہ انکو پکڑنے ہی کو تھا۔ کہ اُنکے چار ہمراہیوں نے بلائے ناگہانی کیطرح ہاشم خان پر حملہ کیا۔ اور سپاہی تو بھاگ گئے اور بیچارے سپاہی مذکور کی خوب گت بنی۔ اور صبح ہوتے ہی سرائے فانی سے کوچ کرکے دنیا بقا میں قیام پذیر ہوا یہہ سپاہی بہت بہادر اور لائق تھا پہلے اسنے سینکڑوں چور گرفتار کئے۔ آخرکار آپ بھی چوروں ہی کا شکار بن گیا چوروں کی تفتیش ہو رہی ہی۔ تاحال بتا ندارد +

آجکل کالج کے افسروں کو انتظام کالج کی طرف بہت خیال ہو رہا ہی۔ اُمید ہی کہ اسطرح خیال رکھنے سے کالج کو ترقی ہوگی۔ ڈائرکٹر بھائی رام سنگھ صاحب بہت لائق و فائق آدمی ہیں +

راقم۔ جے۔ آر۔ پٹیالہ۔

جناب ایڈیٹر صاحب

آداب۔ آپ نے خوب دیکھا ہوگا کہ سماج والے کیسے خوش تقریر ہیں۔ بس یہہ کہا جاوے۔ تو کچھ غلط نہیں کہ بشر وغیرہ کی خوش کلامی اور فصاحت و بلاغت تو انہی پر ختم ہی۔ اگر آپ اُنکی سبھا میں جاویں تو خود ہی دیکھ لینگے کہ وہ نوجوان جو لودیانہ سماج کو رونق دے رہے ہیں کیسے کیسے چہرہ گوئی اُردو زبان کے ناک ناک کر مارتے ہیں شائد عقب کی طرف پھر کر تو کم دیکھتے ہونگے۔ کہ کن کن تو پوں کے سامنے اُنکے مذہب کی دھجیاں اُڑ ئی ہیں ہمنے تو خوب ہی دیکھا ہی کہ بعض بعض اشخاص تو مذہبی اصول سے واقف ہی نہیں اگر کوئی ہی بھی تو اُن میں شائد سٹو میں سے ایک یا شائد دو کسیقدر اپنے مذہبی عقائد کے پابند ہونگے ورنہ کوئی کچھ کرتا ہی اور کوئی کچھ جن اصولوں کو ظاہر میں مانتے ہیں۔ انکو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں۔ جب کبھی اپنے گھر میں شادی یا مرگ وغیرہ کی رسوم کرنی ہوتی ہی۔ افسوس اُن کن ترانیوں کو کہاں ٹھکانہ سماج میں تو جاکر خوب لمبی تانتے ہیں لیکن گھر میں تو خیر خدا کی پناہ +

اب سُنا جاتا ہی کہ اس جتھے نے ایک اسکول جسکو سابق میں ہندو اسکول کہتے تھے اپنے اختیار میں لے لیا ہی کیوں نہ ہو۔ اگر آپ کا یا آپ کے کسی کارسپانڈنٹ کا لکھا درست ہو (شائد اسکا ذکر کئی مہینے ہوئے آپ کے اخبار میں نکلا تھا۔ کہ ایک آریہ نے کچہری بازار میں چاہ لگوایا ہی) تو وسے جیسے آفاؔ نسواں کو بذریعہ چاہ کے پہنچا رہے ہیں ویسا ہی اب طلباء شہر کو پہنچا دینگے۔ بذھوتم بھی خوشی کرو وہ دن آتا ہی جسدن کہ تمہارے فائدہ کے لئے کوئی نہ کوئی تجویز سوچینگے۔ شائد آپ نے دیکھا ہوگا کہ لکچر میں جو اصل میں لچر ہی کیا کیا ادائیں دکھلاتے ہیں۔ وہ ہی مثل ٹھیک ہی کہ جب کوئی شخص مشٹر لوری کے پاس جو ایک بھاری مصنف گذرے ہیں جاتا تو وہ یہہ جواب خواہ کوئی کتنی نیک نیتی سے نہ پوچھتا ہو دینا پسند کرتے تھے۔ "اُو بدکردار شریر میرے سامنے سے چلے جاؤ" سو آپ دیکھتے ہیں کسیکو گالی کسی کو بوچھاڑ کسی کو جھڑکی کسی کو گولی واہ رے سماجو

شاندویانند صاحب نے یہہ ہی سکھلایا ہی۔ آپنے یہہ بھی دیکھا ہوگا کہ جب کبھی مصیبت وغیرہ آتی ہو تو کیسی دم دباکر پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ گویا بندو لی مجسم نظر آتے ہیں۔ ارے میاں کیا ہوا خدا کا شکر کرنا چاہئے۔ اوروں کی اصلاح پر کمر باندھے ہیں اور اپنے گھر کی خبر نہیں۔ کیوں نہو۔ رُخ پہ تو خوب ہی نقاب آریہنے کا چھوڑ رکھا ہی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہی۔ کہ اے اندھے پہلے اپنی آنکھ کے شہتیر نکال تو پھر دوسرے کی آنکھ سے وہ تنکا جو تو دیکھتا ہی خوب دیکھ کر نکال سکیگا +

داقـــــــم

بگڑتے کیوں ہو کوئی نام تو نہیں لیا۔

لودیانہ

قریباً اٹھارہ سال سے ایک مدرسہ "ہندو اسکول" کے نام سے اس شہر میں جاری تھا۔ جو ایک بڑے لائق منشی جنا پرشاد صاحب کی بڑی کوششوں کے سبب سے قائم کیا گیا تھا اور اُنکی وفات کے بعد اُنکے فرزند منشی مادھو سروپ صاحب نے اُسکا اہتمام رکھا۔ اور بخوبی کام چلتا گیا۔ لیکن چند سال سے اسکا ریزلٹ خراب نکلنے لگا۔ یہانتک کہ ایک بھی طالب علم امتحان مڈل میں پاس نہ ہوا۔ اس پر اب منشی صاحب موصوف کی رضامندی سے یہہ مدرسہ آریا سبھا لودیانہ کے سپرد کیا گیا ہی۔ اور سبھا مذکور نے اُسکو اپنی نگرانی میں لے لیا ہی۔ اور اُسکا نام بھی بجائے "ہندو اسکول" کے "جنا پرشاد آریہ اسکول" رکھا ہی۔ اور اب سبھا مذکور نے اُسکے انتظام کے واسطے ایک منیجنگ کمیٹی ٹھرائی ہی۔ کہ جسمیں لالہ راجپد اس صاحب خزانچی ومیونسپل کمشنر پریزیڈنٹ۔ اور لالہ تلسی رام صاحب وکیل وائس پریزیڈنٹ۔ اور منشی مادھو سروپ صاحب سکرٹری اور لالہ امراؤ سنگھ صاحب ممبر مقرر کئے گئے ہیں۔ دیکھیں اب اس اسکول کی حالت کیسی رہتی ہی۔ آگے سے بہتر بنتی ہی یا کہ ابتر ہو جاتی ہی۔ اور سُنا جاتا ہو کہ ماسٹر ہرکشن صاحب نے جو ہندو اسکول کے ہیڈ ماسٹر تھے استعفا دے دیا ہی۔ ہمکو اسبات سے بڑا افسوس ہوا۔ کیونکہ ماسٹر صاحب موصوف بڑے پرانے اُستاد تھے۔ اگر اُنکو اسکول مذکور کا بانی کہیں تو کچھ غلط نہیں کیونکہ اُنہی کی بدولت اس اسکول سے بہت فیض پہنچا تھا۔ اور بہت سے طلباء اس مدرسہ سے پاس ہوئے تھے۔ نہ معلوم کہ کیا سبب کہ آریا صاحبان کا اسکول پر دخل ہوتے ہی ماسٹر صاحب مستعفی ہو گئے +

ہفتہ عشرہ سے اسقدر گرمی پڑنے لگی تھی۔ کہ الامان۔ اور لو بھی ایسی چلتی تھی کہ جلائے ڈالتی تھی۔ دن کو تو اسقدر تپش ہوتی تھی کہ ۸ بجے صبح سے لیکر ۸ بجے رات تک بھی طبیعت ٹھکانے پر نہیں آتی تھی۔ مگر رات کو سردی بھی ہوتی تھی۔ جسکے سبب سے بغیر لحاف کے گذرا نہیں ہوتا تھا۔ پر اتوار کو کسیقدر تقاطر ہوا۔ اور اب شکر ہی کہ در رہ کچھ جان میں جان آگئی ہی +

شہر میں آجکل ٹوپیوں کی بڑی بھرمار ہی جس دُکان پر دیکھو ٹوپیاں ہی نظر آتی ہیں۔ اور رنگ برنگ کی ٹوپیاں قرینے سے سجی ہوئیں ایک دُکان کی زیبائش بھی معلوم ہوتی ہی۔ معلوم ہوتا ہی کہ شہر والوں کو ٹوپیوں کے پہننے کا شوق زیادہ ہوتا جاتا ہی +

صحت اچھی ہی۔ پیدائش ۱۳۲۔ اموات ۲۱۔

قیصر الاخبار

از یکم جون ١٨٩٩ء شہر کرنال سے اس نام کا ایک نیا پرچہ ١٢ صفحہ کی ضخامت میں جاری ہوا ہی۔ ہمنے اُس کا اول نمبر دیکھا ہی۔ بہت عمدہ ہی۔ کئی ایک مفید مضامین درج ہیں۔ اخبار ہذا کے مقاصد اور اغراض جو اُسکے صفحہ اول میں درج ہوئے ہیں درحقیقت نہایت عمدہ ہیں اور پبلک کا خاص فائدہ مدنظر رکھا ہی۔ اگر بموجب اپنے پراسپیکٹس کے یہہ اخبار اپنا فرض پورا کریگا تو یقین ہی کہ بہت جلدی پبلک کا مُحِبِ عزیز ہو جاویگا قیمت عام شائقین سے صرف ۱۲ روپیہ معہ محصول سالیانہ ہی +

آئینہ صحت

یہہ ایک رسالہ فی الحال لاہور سے نکلنا شروع ہوا ہی۔ اسکے دو نمبر ہمارے پاس پہنچے ہیں۔ اور ہمنے اُنکو بخوبی دیکھا ہی یہہ رسالہ ایک طبی ہدایت ہی۔ اور درحقیقت حفظ صحت کے لئے نہایت عمدہ ہدایتوں سے پُر ہی اور عمدہ وسیلے ظاہر کرنا کہ جس سے صحت قائم رہ سکے اسکا مدعا ہی اور ایک بات اور افضل ہی کہ اول تو بیماری کی تشخیص بتاتا ہی اور بعد اُسکا علاج بیان کرتا ہی۔ اور نہ صرف ایک ہی قسم کا بلکہ بموجب خلقت کے علاج کی ترکیب بیان کرتا ہی۔ غرضکہ یہہ رسالہ حفظان صحت کے قاعدوں کے جاننے کے لئے ایک عمدہ اُستاد ہی۔ چاہئے کہ شائقین اسکو منگوا کر پڑھیں +

اشتہار

میرے پاس لودیانہ چیک (گبرون) ہر قسم کا اور لودیانہ فلیلن (ڈبو) اور میز اور پلنگ کی چادریں اور چھوٹے اور بڑے تولئے بیچنے کے لئے تیار ہیں اور جس قسم کا آرڈر کسی صاحب کو درکار ہو فوراً تیار کروایا جاسکتا ہی بہت بھی نہیں لیا جاتا۔ جس صاحب کو ایسے کپڑوں کی ضرورت ہو وہ میرے ذیل کے پتہ پر مجھے حکم بھیجے۔ حکم کی تعمیل کیجاویگی +

المشتہر

لہنا سنگھ عیسائی کلا تھ مرچنٹ مشن کمپونڈ لودیانہ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ای۔ پی۔ نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا